احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029

ہفتہ 16- اکتوبر 1999ء - 6 رجب 1420 ہجری- 16- اخاء 1378 ہش جلد 49-84 نمبر235

بہترین بنی آدم

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام بنی آدم گناہ گار ہیں اور بہترین گناہ گار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں

(سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب التوبہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

"یہ بیعت اور توبہ اس وقت فائدہ دیتی ہے۔ جب انسان صدق دل اور اخلاص نیت سے اس پر قائم اور کاربند بھی ہو جاوے۔ خدا تعالیٰ خشک لفاظی سے جو حلق کے نیچے نہیں جاتی ہرگز ہرگز خوش نہیں ہوتا۔ ایسے بنو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جاوے۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اس کو برکت دیتا ہے جس کو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہے وہ دلوں پر نظر ڈالتا اور جھانکتا ہے نہ کہ ظاہری قیل و قال پر۔ جس کا دل ہر قسم کے گند اور ناپاکی سے معرّا اور مبرّا پاتا ہے اس میں آ اُترتا ہے اور اپنا گھر بناتا ہے مگر جس دل میں کوئی کسی قسم کا بھی رخنہ یا ناپاکی ہے اس کو لعنتی بناتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 3 ص 181)

"خدا تعالیٰ یا اس کے رسول پر زبانی ایمان لے آنا یا ایک ظاہری رسم کے طور پر بیعت کرلینا بالکل بے سود ہے جب تک انسان پوری طاقت سے خدا تعالیٰ کی راہ میں نہ لگ جاوے۔ نفس کی خیر خواہی اسی میں ہے کہ انسان پورے طور پر وہ حصہ لے جو روحانی زندگی کے لئے ضروری ہے...... میں نصیحت کرتا ہوں کہ آپ نے جو تعلق مجھ سے پیدا کیا ہے (خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے) اس کو بڑھانے اور مضبوط کرنے کی فکر میں ہر وقت لگے رہیں۔ لیکن یاد رہے کہ صرف اقرار ہی کافی نہیں جب تک عملی رنگ سے اپنے آپ کو رنگین نہ کیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) یعنی کیا انسانوں نے گمان کرلیا ہے کہ ہم اٰمنّا ہی کہہ کر چھٹکارا پالیں گے اور کیا وہ آزمائش میں نہ ڈالے جائیں گے۔ سو اصل مطلب یہ ہے کہ یہ آزمائش اسی لئے ہے کہ خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ آیا ایمان لانے والے نے دین کو ابھی دنیا پر مقدم کیا ہے یا نہیں؟۔"

(ملفوظات جلد 4 ص 22)

☆☆☆☆☆☆

اعلان

○ امسال ماہ رمضان المبارک غالباً دسمبر 99ء کے دوسرے عشرہ میں شروع ہو رہا ہے۔ جو حفاظ کرام نظارت ہذا کے تحت رمضان المبارک میں جماعتوں میں نماز تراویح میں قرآن کریم سنانے کے خواشمند ہوں وہ اپنی درخواستیں 20- نومبر 99ء تک نظارت ہذا میں بھجوادیں۔

اسی طرح جو جماعتیں نماز تراویح کے لئے حفاظ کرام کی خواشمند ہوں وہ بھی 20- نومبر 99ء تک نظارت ہذا میں درخواست بھجوا دیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

نصرت جہاں اکیڈمی کے طلباء کی کامیابی

○ فیصل آباد بورڈ کے زیر انتظام اور ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن کے زیر نگرانی تحصیل کی سطح پر ہونے والے علمی اور ادبی مقابلہ جات میں نصرت جہاں اکیڈمی کے مندرجہ ذیل طلباء نے اعزازت حاصل کئے۔ الحمدللہ

1- اردو مباحثہ اول نورالجمیل نجمی
2- بیت بازی اول نورالجمیل نجمی
3- انگلش تقریر اول مبشر احمد طارق
4- انگلش تقریر سوم انتصار احمد

جنرل کوئز دوم اور سپیشل انعام عطاء الہادی

6- فی البدیہہ تقریر دوم نورالجمیل نجمی
7- فی البدیہہ تقریر سوم ذکاء اللہ

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزازات ادارہ اور طلباء کے لئے مبارک کرے اور ان کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

سکن سپیشلسٹ

○ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب سکن سپیشلسٹ (ماہر امراض جلد) مورخہ 99-10-17 کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ و علاج کریں گے۔ ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کرلیں۔

(ایڈمنسٹریٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر - عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 78)

وسط 1907ء میں حضرت مولوی امام الدین صاحب گولیکی کے ایک صاحبزاد محمد نورالدین صاحب طاعون کی خطرناک بیماری میں مبتلا ہو گئے ان کے بھائی قاضی ظہور الدین اکمل صاحب ان دنوں قادیان میں ہجرت کر کے مقیم تھے 5۔ مئی کو انہیں اطلاع ملی کہ عزیز کوئی دم کا مہمان ہے۔ حضرت قاضی اکمل صاحب نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں دعا کی تحریری درخواست کی جس کے بعد 7۔ جون 1907ء کو محمد نورالدین صاحب جو زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا تھے ،بکلی صحت یاب ہو گئے اور ایک لمبے عرصہ تک خدمات دینیہ بجالاتے رہے اور عہد خلافت ثالثہ میں 4۔ جولائی 1976ء کو انتقال کیا۔

حضرت اکمل صاحب کا بیان ہے کہ:-

"ایسی خطرناک حالت میں مجھ سے سوائے اس کے کیا بن آتا کہ خدا کے برگزیدہ...... کے حضور عرض کروں...... میں نے عاجزی سے ایک گذارش بھیجی جس کا مفصلہ ذیل جواب آیا......

دعا تو پنجوقت کی جاتی ہے۔ پھر بہت دعا کروں گا جب بلا نازل ہو جاتی ہے تو اس وقت سنت اللہ کے موافق دعا کم اثر کرتی ہے بہرحال دعا کروں گا۔ آج تہجد اور صبح کے وقت بہت دعا کی تھی مگر یہ وقت امتحان ایمان کا وقت ہے بہت مضبوطی سے خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں اور خود بھی دعا کرتے رہو۔ مرزا غلام احمد۔ بہتر ہے وہ جگہ چھوڑ دیں باہر میدان میں چلے جاویں۔

اس خط کو دیکھ کر مفتی صاحب صداقت مآب نے مجھے مبارک باد دے دی۔ کہ بس اب صحت سمجھو۔ یہ اس لئے کہ آپ کو بوجہ صحبت حضور کے اس بات کا علم تھا۔ کہ یہ لوگ جبھی غیر معمولی توجہ فرماتے ہیں جبکہ آسمان پر اس کے مطابق فیصلہ ہو چکتا ہے۔ آخر وہی ہوا جو چھتیس دن پہلے مجھے کہا گیا تھا۔ یعنی یہ کہ نہ صرف عزیز نے صحت پائی بلکہ دو تین اور احمدی بھی جنہیں یہ مرض ابتدائی مرحلہ میں تھا۔ صحت یاب ہو گئے عزیز کی صحت ایک خارق عادت امر ہے اس لئے کہ طاعون ایک نوجوان کو تھی جس کا مزاج نہایت درجہ صفراوی واقعہ ہوا ہے۔ پھر گلٹیاں بجائے ایک کے دو اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کوئی طبیب علاج کرنے والا نہ تھا بلکہ بوجہ ایک گاؤں کے اور دوکانداروں کے باہر بھاگ جانے کے کوئی دوائی نہ ملتی تھی صرف دعاؤں پر زور تھا۔ جنہوں نے اپنا اثر دکھایا۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں میں وہ چٹھیاں چھاپتا ہوں جو حضرت مسیح موعود کو وصول ہوئیں۔

الحمدللہ علی احسانہ۔ کہ برخوردار محمد نور نے اس مہلک مرض طاعون عذاب الٰہی سے آج یوم الجمعہ 7۔ جون 1907ء کو بہت سی نجات پائی۔ چنانچہ جماعت جمعہ میں شامل ہونے کے واسطے میرے ساتھ...... چلا ہے فالحمدللہ کہ

اس نشان دیکھنے پر ہمارا ایمان حضور کے صدق اور استجابتہ الدعوات پر بڑھ گیا۔ وجہ یہ کہ ایسا کوئی بیمار اس مرض کا اس گاؤں سے بلکہ میری دید و شنید کے مریضوں سے نہیں بچا۔

ایسا تپ شدید اور خون کا آنا اور بے ہوشی سے مجنون ہونا اور لکنت سے کچھ کہنا اور کلام سمجھ میں نہ آنا اور ہر دو طرف طاعون کے دنبل ایسے بڑھنا کہ ورم ادھر جگر تک اور ادھر رانوں کے قریب تک ہونا اور درد شدید عارض ہونا اور اعضا (-) (-) کا متورم ہو جانا وغیرہ وغیرہ تمام علامات موت تھے اور دیکھنے والے اپنے پرائے یہی کہتے تھے کہ کوئی دم والی بات ہے ایک مستانہ فقیر کے پاس میں گیا جس نے موت موت منہ سے نکالا صرف دل میں یہی تھی کہ حضور کی دعا سے اس کا بچنا متیقّن ہے اگر آپ نے دعا کی۔ سو ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ میرا بچہ حضور کی دعا سے بچ گیا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ میں محمد نور کے لئے تہجد میں بھی دعا کرتا ہوں۔ فقیر امام الدین عفی اللہ عنہ گولیکی۔ ضلع گجرات۔

2۔ حضور اقدس آپ کی ایک سچی خادمہ احمدی خاتون نہایت ادب و تعظیم سے حضور عالیجاہ کی خدمت میں آج مبارک عرض کرتی ہے اور وہ مبارک حضور کی ہی دعائے نیم شبی کا اثر ہے جس نے ہمیں بھی آج فرحت بخشی یعنی حضور کے غلام محمد نورالدین نام نے آج غسل صحت کیا اور (بیت الذکر) میں آج جمعہ پڑھنے اور خداوند کریم کا شکریہ ادا کرنے گیا ہے۔ مخالفین آج حضور کے معجزہ کے قائل ہو گئے اور وہ سخت شرمندہ ہیں۔ ہمیں بخدا محمد نور کی زندگی کی کوئی آس نہ تھی اور تمام وے لوگ جو حکیم طبیب سیانے کہلاتے ہیں۔ انہوں نے محمد نور کی زندگی سے بالکل جواب دے دیا تھا۔ بس اگر کچھ امید تھی تو حضور کی توجہ کی۔ بے شک

اور بلا ریب یہ حضور کا معجزہ ہے اور

ایک دہریہ بھی اگر محمد نور کی اس حالت یاس اور اس حالت موجودہ کی طرف غور کرے۔ تو واللہ ایک رحیم کریم۔ رب العالمین اور رحمٰن۔ لایزال واحد لاشریک خداوند کریم کی ہستی کا قائل ہو جائے"

(اخبار بدر 13۔ جون 1907ء صفحہ 5)

کوئی شکوہ نہ شکایت نہ گلہ لکھا [illegible]
ہے تو چہرے پر ہے اس کے شکریہ لکھا ہوا

یہ جو اس کے لب پہ ہے حرفِ دعا لکھا ہوا
کاتبِ تقدیر نے ہے معجزہ لکھا ہوا

آسماں پر ہو چکا ہے فیصلہ اس کے خلاف
یہ جو ہے اہلِ زمیں نے فیصلہ لکھا ہوا

کوئی تو نازک بدن محوِ خرامِ ناز ہے
ذرّے ذرّے پر ہے جس کا نقشِ پا لکھا ہوا

دیکھنے ہم بھی گئے تھے مشہدِ ہجر و فراق
ایک ہی عہدِ وفا تھا جا بجا لکھا ہوا

ڈھونڈنے نکلے تھے جس کو شہرِ جسم و جان میں
تھا در و دیوار پر اس کا پتہ لکھا ہوا

آہ وہ اشکِ ندامت جو اندھیری رات میں
ایک آیت کی طرح پلکوں پہ تھا لکھا ہوا

حوصلہ ہے تو اسے پڑھیئے گا دل کو تھام کر
سامنے دیوار پر ہے فیصلہ لکھا ہوا

مجھ سے لیکر۔ رکھ لیا واپس۔ مرے ستّار نے
نامۂ اعمال میں تھا جانے کیا لکھا ہوا

ایک ہی چہرہ ہے مضطرؔ ایک ہی حسنِ تمام
آئینہ در آئینہ لکھا ہوا

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ محمد نصر اللہ صاحب

قسط اول

مجھے کسی مادی طاقت یا دجالی طلسم نے مرعوب نہیں کیا

دل کی چمک اور روحانیت کی روشنی سے معمور وجود

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی دلکش سیرت سے انتخاب

حق یہ ہے کہ مجھے تو بچپن سے آج تک کسی دجالی طلسم یا مادی طاقت نے مرعوب نہیں کیا۔ اور میں ہمیشہ نہ صرف کامل ایمان کے ساتھ بلکہ کامل بصیرت کے ساتھ بھی صداقت کی آخری فتح کا یقین رکھتا ہوں۔

حق کی فتح سے پر یقین یہ زوردار الفاظ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ہیں جو خدائی بشارت کے مطابق 20۔ اپریل 1893ء کو حضرت مسیح موعود کے گھر پیدا ہوئے۔

آپ کی پیدائش سے قبل ہی حضرت مسیح موعود کو خبر دی گئی اور آپ کی روشن زندگی کا لمحہ لمحہ اس خبر کی صداقت ثابت کرتا ہے۔

اس جگہ آپ کی زندگی کے کچھ پہلو واقعات کے رنگ میں پیش کیے جا رہے ہیں۔

پاکیزہ بچپن

حضرت اماں جان بیان فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی بچوں کو مارا نہیں ایسے ہی شوخی پر اگر دھمکا بھی دیا جاتا تو میرا بشریٰ ایسی بات کرتا کہ مجھے ہنسی آ جاتی اور غصہ دکھانے کی نوبت بھی نہ آنے پاتی۔

ایک دفعہ شاید کپڑے بھگو لینے پر ہاتھ اٹھا کر دھمکی دی تو بہت گھبرا کر کہنے لگے۔ "نہ اماں کہیں چوڑیاں نہ ٹوٹ جائیں" اور حضرت اماں جان نے مسکرا کر ہاتھ نیچے کر لیا۔"

(الفضل 29۔ اکتوبر 1963ء)

ہر کام میں رضا الٰہی کی جستجو

آپ میں ایک نمایاں وصف یہ بھی تھا کہ آپ اپنے سارے کام ابتغاءً لوجہ اللہ کیا کرتے تھے۔ اپنی کتب جن سے شائع کرواتے تھے ان کے متعلق فرماتے ہیں۔

"چونکہ مجھے تصنیف کا شوق تھا۔ میں اپنی اکثر کتابیں انہیں دے دیا کرتا تھا اور وہ انہیں چھپوا کر اخروی ثواب کے ساتھ ساتھ دنیوی فائدہ بھی حاصل کرتے تھے۔ میں نے کبھی کسی تصنیف کے بدلہ میں ان سے کسی رنگ میں کچھ نہیں لیا۔ حتیٰ کہ میں ان سے خود اپنی تصنیف کردہ کتاب کا نسخہ بھی قیمتاً خریدا کرتا تھا۔ ان کو بسا اوقات اصرار ہوتا تھا کہ اپنی تصنیف کا کم از کم ایک نسخہ تو ہدیۃً لے لیا کرو۔ مگر میں ہمیشہ یہ کہہ کر انکار کر دیا کرتا تھا کہ یہ بھی ایک گونہ معاوضہ ہے اور میں اس معاملہ میں معاوضہ سے اپنے ثواب کو مکدر نہیں کرنا چاہتا۔"

(الفضل 25۔ اگست 37ء صفحہ 4)

محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت ﷺ کے ذکر سے آپ ایسا حظ اٹھاتے تھے کہ پاس بیٹھا ہوا انسان بھی فوراً محسوس کر لیتا تھا کہ آپ کو دنیا میں اگر کوئی ہستی سب سے زیادہ محبوب نظر آتی ہے تو وہ آنحضرت ﷺ ہی ہیں۔ اسی محبت کے اظہار کے لئے آپ نے اپنی محبوب کتاب "چالیس جواہر پارے" کے "عرض حال" میں لکھا کہ۔

"ایک دفعہ ایک غریب مسلمان آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے ماتھے پر عبادت و ریاضت کا کوئی خاص نشان نہیں تھا مگر اس کے دل میں محبت رسولؐ کی چنگاری تھی جس نے اس کے سینہ میں ایک مقدس چراغ روشن کر رکھا تھا۔ اس نے قرب رسالت کی دائمی تڑپ کے ماتحت آنحضرت ﷺ سے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔ یا رسولؐ اللہ! قیامت کب آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا۔ تم قیامت کا پوچھتے ہو۔ کیا اس کے لئے تم نے کوئی تیاری بھی کی ہے؟ اس نے دھڑکتے ہوئے دل اور کپکپاتے ہوئے ہونٹوں سے عرض کیا۔ "میرے آقا! نماز روزے کی تو کوئی خاص تیاری نہیں لیکن میرے دل میں خدا اور اس کے رسولؐ کی سچی محبت ہے" آپؐ نے اسے شفقت کی نظر سے دیکھا اور فرمایا المرء مع من احب یعنی پھر تسلی رکھو کہ خدائے ودود کسی محبت کرنے والے شخص کو اس کی محبوب ہستی سے جدا نہیں کرے گا یہ حدیث میں نے بچپن کے زمانے میں پڑھی تھی لیکن آج تک جو میں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ گیا ہوں میرے آقاؐ کے یہ مبارک الفاظ قطب ستارے کی طرح میری آنکھوں کے سامنے رہے ہیں اور میں نے ہمیشہ یوں محسوس کیا ہے کہ گویا میں نے ہی رسول خداؐ سے یہ سوال کیا تھا۔ اور آپ نے مجھے ہی یہ جواب عطا فرمایا تھا اور اس کے بعد میں اس نکتہ کو کبھی نہیں بھولا کہ نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ سب برحق ہے مگر دل کی روشنی اور روحانیت کی چمک خدا اور اس کے رسولؐ کی سچی محبت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر انسان کو یہ نعمت حاصل ہو جائے تو ظاہری عمل زندگی کی روح سے معمور ہو کر اس کے پیچھے پیچھے بھاگا آتا ہے لیکن اگر انسان کو یہ نعمت حاصل نہ ہو تو پھر خشک عمل ایک مردہ لاش سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا جو ظاہر پرست لوگ اپنے سینوں سے لگائے پھرتے ہیں۔"

اس اقتباس سے آپ کے دل کی کیفیت کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ لیکن اپنی وفات سے تھوڑا عرصہ قبل مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی کے سامنے جو آپ نے اقرار کیا وہ بھی آپ کے قلب کی اتھاہ گہرائیوں کی انعکاسی کرتا ہے۔ محترم ہاشمی صاحب لکھتے ہیں۔

"آپ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر رقت آمیز لہجے میں فرمایا۔ ہاشمی صاحب! آپ اس بات کے گواہ رہیں اور میں آپ کے سامنے اس امر کا اقرار اور اظہار کرتا ہوں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اس وقت سے لے کر اب تک میرے دل میں سب سے زیادہ حضرت سرور کائنات ﷺ کی محبت جاگزیں ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ المرء مع من احب اس لحاظ سے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت مجھے وہاں آنحضرت ﷺ کے قرب سے نواز دے گا اور پھر فرمایا کہ آپ اس بات کے بھی گواہ رہیں اور میں آپ کے سامنے اس امر کا بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر پر انشراح صدر سے راضی ہوں"

(الفضل 29۔ اکتوبر 63ء)

پاک دل

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ) کا بیان ہے کہ

"قادیان کا ذکر ہے۔ ایک مرتبہ گھر کے کسی فرد کا ذکر ہوا۔ گرمیوں کی شام تھی۔ چچی جان باہر صحن میں پلنگ پر بیٹھی تھیں اور عمو صاحب (یعنی حضرت ممدوح) مجھے بازو سے پکڑے ہوئے ٹہل رہے تھے کسی کا ذکر ہو رہا تھا جس نے حضرت عمو صاحب تک کسی کی کوئی بات غلط اور نامناسب رنگ میں پہنچائی تھی جس سے ناحق آپ کے دل میں کچھ رنج پیدا ہو گیا مگر چونکہ آپ ہمیشہ ایسے موقعہ پر متعلقہ شخص سے دریافت کر لیا کرتے تھے۔ اس لئے تھوڑے ہی عرصہ بعد آپ کو حقیقت حال معلوم ہو گئی۔ چنانچہ اسی کے متعلق آپ مجھ سے افسوس کا اظہار فرما رہے تھے کہ بعض لوگ خواہ مخواہ فتنہ کا موجب بن جاتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت چچی جان نے کہا کہ میں تو آپ کو ہمیشہ کہتی ہوں کہ وہ شخص ناقابل اعتماد ہے مگر پھر بھی آپ اس سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس پر آپ نے وہیں قدم روک لئے اور ایک ایسی آواز میں جو غصہ والی اور اونچی تو نہیں تھی مگر اس میں بے پناہ قوت پائی جاتی تھی۔ فرمایا دیکھو! مجھے ایسا مت کہو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی کمزوریوں پر نگاہ رکھتا تو اس کا کسی بندہ سے تعلق نہ ہوتا۔ وہ اپنے بندے کی کسی خوبی پر نظر رکھ کر اس سے تعلق رکھتا ہے۔ پس وہ میری کیسی ہی بدخواہی کرے میں اس سے تعلق نہیں توڑوں گا۔ پھر دھیمی اور نرم آواز میں فرمانے لگے۔ تم جانتی ہو کہ اس میں بعض بہت بڑی خوبیاں بھی ہیں۔ اور پھر ایک دو نمایاں خوبیوں کا ذکر فرمانے لگے"

(خالد فروری 1964ء)

طبیعت میں انکساری

محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی کا بیان ہے کہ

"ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی شاید ڈلہوزی تشریف لے جا رہے تھے۔ اور احباب جماعت قادیان میں بیت مبارک کے نیچے سڑک پر ملاقات اور مصافحہ کے انتظار میں مختلف لائنوں میں کھڑے تھے۔ درمیان میں بیت مبارک کی سیڑھیوں کے نیچے لیٹر بکس کے پاس کار حضور کو لے جانے کے لئے کھڑی تھی۔ حضور کو بیت مبارک کی کھڑکی میں سے آ کر اور سیڑھیوں میں سے اتر کر کار میں سوار ہونا تھا۔ اتنے میں حضور کے تشریف لانے سے پہلے حضرت میاں صاحب بیت مبارک کی سیڑھیوں سے اتر کر تشریف لائے اور کار کے پاس کھڑے ہو گئے مگر دو منٹ کے بعد آپ نے فرمایا کہ "جب میں سب سے آخر میں آیا ہوں تو سب سے آگے کھڑے ہو کر مجھے مصافحہ کرنے کا کیا حق ہے؟" یہ فرما کر آپ ہجوم کو آہستہ سے ہٹاتے ہوئے سب سے آخری قطار میں میرے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ اور میں آپ کے اس انکسار کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔

(حیات بشیر ص 181)

سراپا شفقت

مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ 1939ء کا واقعہ ہے۔ حضرت میاں صاحب اپنی بلند پایہ تصنیف "سلسلہ احمدیہ" تالیف فرما رہے تھے۔ خیال یہ تھا کہ یہ کتاب جلسہ سالانہ پر شائع ہو جائے۔ کیونکہ یہ جلسہ خلافت جوبلی کا تھا دسمبر کا مہینہ شروع ہو چکا تھا اور کتابت و طباعت کا کافی کام ابھی باقی تھا۔ اس کتاب کی کاپیوں اور پروفوں کا پڑھنا، حوالہ جات کا نکالنا اور طباعت کا کام میرے سپرد تھا۔ وقت کی کمی کی وجہ سے اس کتاب کے کاتب سید محمد باقر صاحب کے متعلق حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ کتاب مکمل ہونے تک یہ آپ کے دفتر میں ہی رہا کریں تاکہ آپ کی نگرانی میں کام وقت پر ہو سکے۔ حضرت میاں صاحب کا مکان دفتر کے قریب ہی تھا۔ رات کے بارہ ایک بجے تک کام ہوتا اور پھر حضور اپنے مکان پر تشریف لے جاتے۔ ایک دن کام بہت زیادہ تھا۔ رات دو بجے تک کام کرتے رہے۔ بارش اور ہوا کی وجہ سے سردی بہت تھی۔ حضرت میاں صاحب اس وقت ایک خوشنما دُلائی اوڑھے ہوئے تھے۔ آپ جب مکان پر جانے کے لئے دفتر سے باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ حضور رات کے دو بجے ہیں۔ میرا ارادہ بھی اب دفتر میں سو جانے کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ اس لئے آج یہ ولائی مجھے عنایت فرماویں۔ حضرت میاں صاحب نے اسی وقت وہ ولائی اتار کر مجھے دے دی۔ میں بہت شرمندہ ہوا کہ ایسی سردی میں آپ نے ولائی اتار دی ہے۔ میں نے پھر عرض کیا کہ حضور! میں آپ کے مکان تک چلتا ہوں وہاں سے یہ لے آؤں گا۔ چنانچہ آپ نے پھر ولائی اوڑھ لی۔ مکان پر جاکر وہ ولائی مجھے دے دی اور خود اندر تشریف لے گئے۔ میں دفتر واپس آگیا۔ ابھی چند منٹ ہی گذرے تھے کہ نیچے سے آپ کی آواز آئی (قادیان میں حضرت میاں صاحب کا دفتر بالائی منزل پر تھا) میں نے جب کھڑکی سے نیچے جھانکا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں صاحب نوراللہ مرقدہ اس ناچیز خاکسار کے لئے رضائی لئے کھڑے ہیں۔ میں جلدی سے نیچے اترا۔ دروازہ کھولا اور آپ سے رضائی لے لی اور اس وقت جذبات کی ایسی شدت تھی اور طبیعت ایسی گداز تھی کہ صرف اتنا ہی عرض کر سکا کہ حضور! رات کے دو بجے ہیں۔ آپ نے یہ تکلیف کی۔ فرمایا۔ میں جب بستر میں لیٹ گیا تو مجھے خیال آیا کہ آج سردی بہت ہے۔ ولائی میں آپ کا گذارا کیسے ہو گا؟ ملازم سب سوئے ہوئے تھے۔ میں نے سوچا یہ ثواب خود ہی حاصل کرلوں۔ یہ فرما کر آپ واپس تشریف لے گئے۔ میں رضائی اٹھائے ہوئے چند لمحے حیران و ششدر کھڑا رہا اور پھر آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر دفتر پہنچ گیا۔ اس رات پھر میں سو نہیں سکا۔ حضرت میاں صاحب کے اخلاق عالیہ کے متعلق ہی سوچتا رہا۔ دوسرے دن میں نے ایک خط کے ذریعہ آپ کی اس مہربانی کا شکریہ ادا کیا۔ نہ معلوم کیا وجہ تھی کہ میں زبانی حضرت میاں صاحب کے سامنے کچھ بھی عرض نہ کر سکا۔ آج بھی جب یہ واقعہ یاد آتا ہے تو عجیب حالت ہوتی ہے"

(الفضل 20۔اکتوبر 63ء)

وسعت قلبی

شیخ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں۔

دسمبر 1959ء کے پہلے ہفتہ کی بات ہے۔ خاکسار رات آٹھ بجے بذریعہ بس ربوہ پہنچا۔ ساتھ ہی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نوراللہ مرقدہ کی پہلی رہائش گاہ تھی۔ دل چاہا کہ ابھی ملاقات کروں۔ دروازہ کو دستک دی۔ خادم کوئی ڈیوٹی پر تھا نہیں۔ اندر سے حضرت میاں صاحب کی آواز آئی۔ کون! خاکسار نے عرض کیا۔ حضور! میں عبدالقادر ہوں اور لاہور سے آیا ہوں۔ ملاقات کو جی چاہتا ہے۔ فرمایا۔ میں اس وقت سخت مصروف ہوں۔ اگر ضروری ہی ملنا ہے تو ایک منٹ کے لئے آجاؤ۔ خاکسار نے آپ کی خاص شفقت کے زعم میں کہا کہ اگر ایک منٹ دینا ہے تو پھر میں کل حاضر ہو جاؤں گا۔ فرمایا۔ اگر تم نے کل آنا ہے تو پھر ابھی آجاؤ۔ خیر میں اندر چلا گیا۔ آپ غالباً جلسہ سالانہ کے لئے مضمون کی تیاری میں مصروف تھے۔ چند منٹ باتیں کیں۔ پھر میں خود ہی اجازت حاصل کرکے واپس آگیا۔ خاکسار یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ دو چار دن کے اندر ہی خاکسار کے لاہور کے ایڈریس پر آپ کی چٹھی موصول ہوئی جو اب بھی میرے پاس محفوظ ہے اور حضرت میاں صاحب نوراللہ مرقدہ کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ کہ

"افسوس ہے کہ اس دفعہ کام کی کثرت کی وجہ سے آپ کے ساتھ مفصل بات نہیں ہو سکی"

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ 59-12-9

مجھے جب بھی یہ واقعہ یاد آتا ہے تو دل میں ندامت پیدا ہوتی ہے کہ میں نے ایسے وقت میں جبکہ آپ پوری توجہ کے ساتھ ایک نہایت ہی ضروری مضمون لکھ رہے تھے کیوں تکلیف دی۔ مگر آپ کی وسعت قلبی اور اخلاق کی بلندی دیکھئے کہ یہ محسوس کرکے کہ شاید معمول سے کم وقت ملنے پر آپ کے ایک خادم کے دل میں کچھ احساس پیدا ہوا فوراً چٹھی لکھ کر اس کا ازالہ کرنے کی کوشش فرمائی۔

(حیات بشیر ص 184)

بچوں سے پیار

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم سب چھوٹے بھائیوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور کی نگرانی میں ڈلہوزی بھجوایا۔ ان دنوں میں آم کا موسم ختم ہونے کو تھا اور آخری موسم کے آم "فجری" رہتے تھے۔ آپ نے میرے لئے باریک خوبصورت رنگین کاغذوں میں لپٹے ہوئے فجری آموں کی ایک پیٹی بند کروائی (آپ جب کبھی کسی کو کوئی تحفہ دیتے تھے۔ نہایت سلیقے سے سجا کر دیا کرتے تھے) پھر تاکید فرمائی کہ ان کو کھانے سے پہلے یہ احتیاط کرلینا کہ نہ تو یہ ذرہ بھر کچے ہوں نہ ایک اعشاریہ زیادہ پکے ہوں۔ کیونکہ فجری آموں کی یہ کمزوری ہے کہ ذرا بھی زیادہ پک جائیں یا ذرا کچے رہ جائیں تو مزہ بالکل بگڑ جاتا ہے۔ البتہ پورے پکے ہوئے آم بہت عمدہ اور لطیف ہوتے ہیں۔ آپ فرماتے تھے کہ فجری آم اپنا بہترین مزہ پہاڑ پر دیتا ہے چنانچہ ان تاکیدوں کے ساتھ آپ نے وہ آموں کی پیٹی میرے ساتھ روانہ فرمائی۔ لیکن ان نصائح کا نتیجہ میرے لئے میری کوتاہی کی وجہ سے الٹا نکلا۔ میں تو اسی احتیاط میں رہا کہ آم عین پک جائیں تو کھاؤں اور روزانہ مناسب پکے ہوئے آموں کی تلاش میں انہیں الٹتا پلٹتا رہا۔ اور خلیفہ منیرالدین صاحب جو اس سفر میں میرے ہمراہ تھے اور برادرم مرزا انور احمد صاحب چوری چھپے نیم پکے ہوئے آم ہی کھا جاتے رہے۔ جب تک مجھے اس چوری کا علم ہوا۔ اکثر آموں کا صفایا ہو چکا تھا۔ عمّو صاحب نے جب مجھ سے خط لکھ کر پوچھا کہ آم کیسے تھے؟ تو مجبوراً مجھے شکایت کرنی پڑی۔ چنانچہ اس کے بعد اکثر جب خلیفہ منیرالدین صاحب ملتے تھے تو پوچھا کرتے تھے کہ "کیوں منیر پہاڑ پر فجری آم کیسے لگتے ہیں؟" یہ محض مذاق نہیں تھا۔ بلکہ اس میں کچھ نصیحت کی آمیزش بھی تھی۔ چنانچہ مجھے یقین ہے کہ اس کے بعد سے انہوں نے کبھی ازراہ مذاق بھی چوری نہ کی ہو گی۔

آپ کی عنایات محض بہت بچپن کی عمر تک ہی محدود نہ تھیں بلکہ خاصی بڑی عمر کے اہل خاندان بھی اس پہلو سے آپ کی نظر میں بچے ہی تھے۔ اگرچہ آخری عمر میں ذمہ داریوں کے بے حد بوجھ اور تفکرات کے غیر معمولی طور پر بڑھ جانے سے بچوں کا خیال پہلے کی طرح نہیں رکھ سکتے تھے مگر پھر بھی جب کبھی کوئی موسمی پھل یا ہندوستان کے کیلے آئے ہوئے ہوں تو آپ کے کمرے میں نوعمر زائرین کی تعداد غیر معمولی طور پر بڑھ جایا کرتی تھی لیکن باوجود شدید مصروفیت کے یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ کسی کو صاف صاف نکل جانے کے لئے کہیں مبادا اس کے جذبات کو ٹھیس لگے۔ چند ہی ماہ کی بات ہے۔ قادیان سے کیلے آئے ہوئے تھے ایک بڑی عمر کی بچی نے جا کر خاص طور پر سلام کیا۔ اسی خلوص کے ساتھ آپ نے برجستہ فرمایا:۔

"وعلیکم السلام۔ مگر کیلے ابھی کچے ہیں۔"

(خالد فروری 64ء)

خدام دین سے پیار

محترم مولوی محمد منور صاحب فرماتے ہیں۔

......نومبر 1952ء میں جب خاکسار رخصت پر پاکستان گیا تو اتفاق سے بیت مبارک ربوہ کے قریب ہی حضرت میاں صاحب سے ملاقات ہو گئی اور مصافحہ کا شرف حاصل ہوا۔ نیز عرض کیا کہ میں مشرقی افریقہ میں چار سال فریضہ دعوت الی اللہ ادا کرنے کے بعد واپس آیا ہوں۔ یہ سنتے ہی حضرت میاں صاحب نے مجھے گلے لگا لیا اور خیریت دریافت فرمائی۔ اس معانقہ کا جو لطف مجھے اس وقت آیا۔ بیان سے باہر ہے۔ غالباً حضرت میاں صاحب مجھے ذاتی طور پر نہیں جانتے تھے۔ نہ ہی میرے آباء کی کوئی نمایاں دینی خدمات تھیں۔ جن کی وجہ سے وہ مجھے پہچان سکتے اور نہ ہی حضرت میاں صاحب کی یہ عادت تھی کہ یونہی سڑکوں پر لوگوں سے گلے ملتے پھریں۔ مجھے بھی ان کے رعب کی وجہ سے معانقہ میں پہل کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ لیکن صرف یہ سننے پر کہ میں نے چند سال افریقہ میں اشاعت دین کا کام کیا ہے۔ آپ نے حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے اس رنگ میں للّٰہی محبت کا اظہار کیا۔ کہ اب یہ محبت میرے لئے سرمایہ حیات بن چکی ہے۔"

"اگست 1960ء میں جب خاکسار آٹھ سال بعد پھر ربوہ واپس گیا تو حضرت اقدس مصلح موعود کی دست بوسی کے بعد حضرت میاں صاحب کے ہاں بھی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ ان کے خادم عزیز محمد شریف صاحب آف ویرووال نے اندر اطلاع دی اور پیغام لائے کہ حضرت میاں صاحب کی طبیعت ناساز ہے اس لئے آج نہیں مل سکیں گے۔ میں واپس لوٹ گیا۔ ابھی چار ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ دوسرا خادم بھاگا بھاگا آیا اور کہا کہ حضرت میاں صاحب یاد فرماتے ہیں۔ میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اندر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں صاحب پلنگ پر لیٹے ہوئے ہیں۔ رنگ زرد، چہرہ سے تکان اور بے چینی عیاں۔ آپ نے پاس ہی بستر پر بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ پھر فرمایا۔

"رات ام مظفر کو چوٹ آنے کی وجہ سے بے خوابی رہی ہے۔ ان کی بے چینی کی وجہ سے میں بھی نہ سو سکا۔ اب ضعف بھی ہے اور گھبراہٹ بھی"

یہ الفاظ سن کر مجھے بہت شرمندگی ہوئی کہ حضرت میاں صاحب کے لئے تکلیف کا باعث بنا۔ لیکن اس حادثہ کا خاکسار کو مطلقاً علم نہ تھا۔ بعد میں "الفضل" سے معلوم ہوا۔ کہ غسل خانہ میں پاؤں پھسل جانے کی وجہ سے ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اللہ اللہ! میری دلشکنی کا آپ کو اس قدر احساس تھا کہ اپنی تکلیف بھول گئے۔ حالانکہ اگر اس وقت ملاقات نہ ہوتی تو مجھے آپ کے در دولت پر دس مرتبہ جانے میں بھی کوئی دقت و زحمت نہیں تھی۔"

(حیات بشیر صفحہ نمبر 203-204)

بابرکت آغوش

مکرم ثاقب زیروی صاحب مدیر "لاہور" فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ فیصل آباد سے ربوہ آیا۔

ربوہ میں داخل ہوتے ہی صدر انجمن احمدیہ کے آڈیٹر چوہدری ظہور احمد صاحب مل گئے میں نے ان سے اپنی حضرت میاں صاحب سے ملاقات کی خواہش کا ذکر کیا اور یہ بھی کہ اگر ملاقات جلد ہو جائے تو وقت پر لوٹ کر دفتر میں کچھ کام بھی کر سکوں۔ دھوپ چڑھ آئی تھی۔ حضرت میاں صاحب کی طبیعت بھی اچھی نہ تھی۔ چوہدری صاحب ازراہ مسافر نوازی میرے ساتھ ہو تو لئے لیکن متذبذب اور متامل انداز میں۔ "البشریٰ" کے بیرونی دروازہ ہی سے حضرت میاں صاحب کے خادم خاص بشیر احمد نے مجھے دیکھ کر اندر اطلاع کر دی۔ فوراً دونوں نیاز مندوں کو اندر طلب کر لیا گیا۔ اس طرح کہ جب میں اندر کے کمرے کی دہلیز پر پہنچا تو ایک بھرپور بابرکت آغوش میری عمر بھر کی خطاؤں کو کارہائے نمایاں میں تبدیل کر دینے کے لئے مضطرب و بے قرار تھی۔ بابرکت معانقہ کے بعد خادم نے اپنے مقام یعنی فرش ہی پر بیٹھنا چاہا۔ لیکن آج تو جیسے اس ہیچمندان پر انتہائے التفات کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ وہی سراپا محبوبیت آغوش پھر کھلی اور مجھے باصرار اپنے ساتھ پلنگ پر بٹھایا۔ ہزار محبت سے میری گذارشات سنیں اور ان کے وقفوں میں بار بار "لاہور" کو بابرکت دعاؤں سے نوازا۔ اور پھر نہ جانے کیا موج آئی بابرکت نگاہوں میں ایکا ایکی مسرت کا ایک نور سا چھلکا فرمایا۔

"ہمارے ثاقب صاحب (اُف توبہ۔ اب کان ان دو محبت بھرے لفظوں کو سننے کے لئے عمر بھر ترستے رہیں گے) کچھ کمزور ہو گئے۔ انکے چہرے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفیٰ تبسم صاحب

ہماری زمین

ہماری زمین کی کیا عمر ہے؟

اس سوال کا جواب آج تک کوئی نہیں دے سکا۔ اس سلسلے میں صرف اندازوں سے ہی کام لیا جاتا ہے۔ زمین کی پرتوں کے ماہرین اور سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ آج سے اربوں سال پہلے زمین سورج ہی کا ایک حصہ تھی۔ نظام کائنات میں بعض قدرتی تبدیلیوں کے نتیجہ میں یہ حصہ سورج سے علیحدہ ہو کر بڑی تیزی سے گھومنے لگا۔

زمین چونکہ پہلے سورج ہی کا حصہ تھی' اس لئے اس سے علیحدہ ہونے پر بھی وہ انتہائی گرم تھی۔ اس کی یہ حرارت اس قدر زیادہ تھی کہ اس پر کسی قسم کی زندگی کا وجود ناممکن تھا۔ لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا زمین ٹھنڈی ہوتی چلی گئی۔ اگرچہ وہ اندر سے اسی طرح گرم رہی۔ اس دوران میں زمین پر بڑی حیرت انگیز اور انقلابی قسم کی طبعی تبدیلیاں رونما ہوتی رہیں۔ اس کے کئی حصے ابھر کر پہاڑوں کی صورت اختیار کر گئے اور کئی حصے نیچے دھنس کر سمندر بن گئے۔

رفتہ رفتہ زمین اس قدر ٹھنڈی ہو گئی کہ اس پر زندگی کا وجود ممکن ہو گیا۔ اس طرح جمادات' نباتات اور حیوانات کا وجود عمل میں آیا اور زمین کے سینے پر اور پیٹ میں ان گنت اور حیرت انگیز چیزیں اپنی پوری شان کے ساتھ پائی جانے لگیں۔ پھر جوں جوں زمانہ گزرتا گیا۔ انسان بھی تہذیب و تمدن کے لحاظ سے ترقی کرتا گیا اور اس نے زمین کے چھپے ہوئے بھیدوں سے واقفیت حاصل کرنے میں اپنی جدوجہد کو جاری رکھا۔ یہ اسی جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ آج ہمیں زمین کے ان پوشیدہ خزانوں سے بہت حد تک واقفیت حاصل ہو گئی ہے اور ہم ان خزانوں سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی تدبیروں پر عمل کر رہے ہیں۔

انسان کو زمین کی سطح کا حال تو بہت حد تک معلوم ہو چکا ہے۔ کیونکہ لوگوں نے دنیا کے قریباً ہر حصے کا سفر کیا ہے اور کرہ زمین کا شاید ہی کوئی ایسا گوشہ ہو جہاں انسان کا قدم نہ پہنچا ہو' لیکن آج تک انسان کو زمین کے اندر کا حال پوری طرح معلوم نہیں ہو سکا۔ زمین کا قطر تقریباً آٹھ ہزار میل ہے لیکن ابھی تک انسان نے زمین میں جو گہرے سے گہرا سوراخ کیا ہے وہ چار میل سے زیادہ گہرا نہیں۔ یہ سوراخ بھی اس امید میں کیا گیا تھا کہ شاید تیل ہاتھ آجائے۔

اندرونی حصہ

اگرچہ زمین کو زیادہ دور تک نہیں کھودا گیا' پھر بھی سائنس دانوں اور ماہرین طبقات الارض نے اس کے اندرونی حصے کے متعلق بہت سی باتیں معلوم کر لی ہیں۔ زمین کا اندرونی حصہ بہت گرم ہے۔ جو کانیں بہت گہری ہیں' ان میں اتنی گرمی ہوتی ہے کہ کان کنوں کے لئے کام کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جہاں کہیں زمین کا بیرونی پرت ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے اور اس میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں' وہاں گرم لاوا (Lava) پھوٹ نکلتا ہے اور زمین کی سطح پر بہنے لگتا ہے۔ یہ لاوا (Lava) دراصل پگھلی ہوئی چٹانیں ہیں۔ جو بہت جلد سرد ہو کر بڑی سخت ہو جاتی ہیں۔ اکثر ماہرین کا خیال ہے کہ زمین کے اندرونی حصے کے درمیان نکل اور لوہے جیسا کثیف یا گاڑھا مادہ ہے۔ زمین کا یہ حصہ کرہ ثقیلہ کہلاتا ہے۔ جیسا کہ قارئین کو معلوم ہے کہ ثقیل کے معنی بھاری کے ہیں۔ زمین کے بیرونی پرت کو جس پر انسان آباد ہے' کرہ حجری کہتے ہیں۔ حجر عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی پتھر کے ہیں' لیکن کرہ حجری میں پتھر ہی پتھر نہیں' مٹی اور ریت جیسی نرم چیزیں بھی ہوتی ہیں اور نرم چٹانوں کے بڑے بڑے تودے بھی جن سے پہاڑ بنے ہیں۔ بہرحال زمین کے بیرونی حصے میں جتنا ٹھوس مادہ ہے' چاہے وہ نرم ہے یا سخت' کرہ حجری ہی میں شامل سمجھا جاتا ہے۔

سخت اور ٹھوس چٹانیں

• سخت اور ٹھوس چٹانیں زمین کے اندر دبی رہتی ہیں۔ اکثر جگہ ان چٹانوں پر پتھر کے ٹکڑوں' ریت اور مٹی وغیرہ کی تہیں چڑھی ہوئی نظر آتی ہیں جو ان کے لئے غلاف کا کام دیتی ہیں اور یہ غلافی چٹانیں کہلاتی ہیں۔ دریائے سندھ کی وادی میں تو کہیں کہیں ان سنگلاخ چٹانوں پر مٹی اور ریت کی کئی کئی سو فٹ تہیں چڑھی ہوئی ملتی ہیں۔ البتہ پہاڑی علاقوں میں بہتا ہوا پانی اوپر کی مٹی کو اپنے ساتھ بہا لے جاتا ہے اور سخت چٹانیں ابھر آتی ہیں انہیں نمودار چٹانیں بھی کہا جاتا ہے۔ کرہ حجری کی چٹانیں کئی طریقوں سے بنی ہیں لیکن اصل کے لحاظ سے ان کی تین بڑی قسمیں درج ذیل ہیں۔

(1) آتشیں چٹانیں
(2) تہہ دار چٹانیں
(3) تبدیل شدہ چٹانیں

آتشیں چٹانیں

آتشیں چٹانیں۔ آتشیں کے معنی "آگ والی" ہے۔ یہ چٹانیں نہایت گرم اور پگھلے ہوئے مادے سے بنی ہیں جسے میگما (Magma) کہتے ہیں۔ یہ مادہ پہلے سیال تھا۔ پھر ٹھنڈا پڑ کے سخت ہو گیا۔ خود زمین ایک ایسے ہی دور سے گزر چکی ہے۔ یعنی پہلے یہ بالکل سیال مادہ تھی' پھر سرد ہو کے سخت ہو گئی کرہ حجری کی چٹانیں اصل میں میگما (Magma) ہی کے سخت ہو جانے سے بنی ہیں میگما زمین کے اندر موجود ہے۔ چنانچہ یہی میگما ہے جو زمین کی سطح کو توڑ کر بہہ نکلتا ہے اور لاوا کہلاتا ہے۔ اگر میگما زمین کے اندر بڑی گہرائی پر سرد ہو کر چٹان کی صورت اختیار کرے تو اسے اندرونی آتشیں چٹان کہا جاتا ہے۔ زمین کے اندر میگما آہستہ آہستہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اس لئے چٹان میں یا تو بلور یا قلمی شورہ کی طرح کے بڑے بڑے دانے پڑ جاتے ہیں سنگ سماق جو ایک سخت پتھر ہے اس کی چٹانیں بھی اسی قسم کی دانہ دار ہوتی ہیں۔ اگر میگما زمین کے اندر سے پھوٹ کر اس کی سطح پر بہنے لگے اور ٹھنڈا ہو کر چٹان بن جائے تو اسے بیرونی آتشیں چٹان کہتے ہیں بعض اوقات تو یہ ہوتا ہے کہ کوئی آتش فشاں پہاڑ پھٹ گیا اور زمین کی سطح پر لاوا (Lava) بہنے لگا۔ لیکن اس کے علاوہ کبھی کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ زمین کے پرت میں جو بڑی بڑی دراڑیں پڑ جاتی ہیں' ان سے لاوا بہنے لگتا ہے۔ جو سرد ہو کر چٹانوں کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ جو لاوا زمین کی سطح پر بہنے لگتا ہے' وہ ہوا میں بہت جلد ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس طرح جو چٹانیں بنتی ہیں' وہ دانہ دار یا قلمی نہیں ہوتیں۔ اس قسم کی اکثر چٹانیں کانچ سے بہت ملتی جلتی ہیں اور یہ تو سبھی جانتے ہیں کہ کانچ بنانا ہو تو ریت لے کر پہلے اسے پگھلاتے ہیں اور پھر اسے فوراً ٹھنڈا کر لیتے ہیں آبسیڈین (Obsidian) اسی قسم کی ایک چٹان ہے جس میں بڑی آب و تاب ہے۔ اسی لئے اسے قدرتی شیشہ کہتے ہیں۔ بسالٹ (Basalt) بھی ایسی ہی آتشیں چٹان ہے جس میں بڑے مہین مہین دانے ہوتے ہیں اس چٹان کا رنگ عام طور پر سیاہی مائل ہوتا ہے۔

تہہ دار چٹانیں

یہ چٹانیں دوسری چٹانوں کے مہین ذرات سے مل کر بنی ہیں۔ مثلاً سنگلاخ چٹانوں پر مٹی اور ریت کا جو غلاف ہوتا ہے دریا اس کے ننھے منھے ذروں کو بہا کر سمندر میں پہنچا دیتے ہیں۔ یہ عمل برابر جاری رہتا ہے یہ ذرے یوں ہی جمع ہوتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح ان کی موٹی موٹی تہیں بن جاتی ہیں۔ کچھ تو اوپر کی تہوں کا دباؤ نیچے کی تہوں پر پڑتا ہے اور کچھ ان میں اس قسم کے ذرات بھی ہوتے ہیں جو انہیں آپس میں جوڑ دیتے ہیں۔ اس طرح یہ تہہ نشین ذرے آپس میں جڑ کر ٹھوس چٹانوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ چونکہ سمندر کی تہہ میں ان ذرات پر ایک کے اوپر دوسری اور دوسری کے اوپر تیسری تہہ جمی ہوئی نظر آتی ہے' اس لئے اس قسم کی چٹانوں کو تہہ دار چٹانیں کہتے ہیں۔

دریا سمندر میں گرتا ہے تو وہ اپنے ساتھ جو چیزیں بہالاتا ہے' ان میں سے زیادہ بوجھل چیزیں یعنی بڑے بڑے کنکر پتھر تو ساحل کے پاس ہی رہ جاتے ہیں البتہ مہین مہین ذرے سمندر میں دور تک جا پہنچتے ہیں اور وہاں تہہ نشین ہو جاتے ہیں۔ غرض تہہ دار چٹانیں چھوٹے بڑے ذروں سے مل کر بنی ہیں۔ بعض مقامات ایسے بھی ہیں جہاں ننھے آبی جانوروں کے خولوں یعنی گھونگوں کے انباروں نے چٹانوں کی صورت اختیار کر لی ہے۔

تہہ دار چٹانیں جن چیزوں سے مل کر بنی ہیں' ان کے لحاظ سے ان کی کئی قسمیں ہیں۔ جو چٹانیں مٹی کے مہین ذروں سے بنی ہیں' انہیں چکنی مٹی کی چٹانیں کہتے ہیں۔ یہ ذرے اتنے مہین ہوتے ہیں اور آپس میں اس طرح جڑ جاتے ہیں کہ ان سے پانی نہیں گزر سکتا۔ اس قسم کی ایک چٹان شیل کہلاتی ہے۔ جسے دیکھو تو معلوم ہوتا ہے کہ اوپر تلے باریک باریک ورق ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔

ایک قسم کی تہ دار چٹانیں ایسی ہیں جو ریت سے بنی ہیں۔ اس لئے وہ ریتلی چٹانیں کہلاتی ہیں۔ ریتلے پتھر سے مکان بھی بنتے ہیں۔ پھر ایک قسم کا ریتلا پتھر ہے جس پر چھریاں چاقو وغیرہ تیز کرتے ہیں۔ مغلوں کے زمانے کی اکثر عمارتوں میں ایک قسم کا ریتلا پتھر لگایا گیا ہے جو سرخ ہوتا ہے اور سنگ سرخ کہلاتا ہے۔ عام طور پر ریت مسام دار ہوتی ہے اس لئے اس میں سے پانی بآسانی گزر جاتا ہے۔ چونے کی چٹانیں بھی ایک قسم کی تہہ دار چٹانیں ہیں' ننھے ننھے سمندری جانوروں کے خول سمندر کی تہہ میں جمع ہوتے رہتے ہیں جو آہستہ آہستہ چٹانوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ چونے کا پتھر اور کھریا انہی چٹانوں میں شامل ہیں۔ چونے کی چٹانوں میں بہت سے جوڑ ہوتے ہیں اس لئے وہ آسانی سے پانی جذب کر لیتی ہیں۔ چونے کا پتھر بڑی کارآمد چیز ہے۔ مکانوں کی دیواریں بنانے کے کام آتا ہے۔ پسے ہوئے چونے سے سیمنٹ کی طرح پتھروں کو جوڑنے کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ اور دیواروں کی لپائی بھی کی جاتی ہے چونے سے سفیدی کا کام بھی لیا جاتا ہے۔

صرف چونا ہی نہیں بلکہ کوئلہ بھی تہہ دار چٹان ہے۔ پرانے زمانے میں ہر طرف گھنے جنگل کھڑے تھے۔ بہت سے درخت تو انسان نے کاٹ ڈالے لیکن بہت سے درخت اپنی عمر پوری کرنے کے بعد خود بخود گر پڑے۔ ان کے تنے' ٹہنیاں اور پتے خاک میں مل گئے اور ان پر مٹی کی تہیں چڑھتی گئیں۔ پھر دنیا میں بڑے بڑے انقلاب آئے اور یہ درخت برابر زمین کے اندر دھنستے چلے گئے۔ مدت کے بعد کچھ تو اوپر کی مٹی اور چٹانوں کے دباؤ اور کچھ زمین کی اندرونی حرارت کی وجہ سے ان کی شکل و صورت بدل گئی۔ یہی وہ کوئلہ ہے جسے لوگ زمین کھود کر نکالتے ہیں۔ اکثر اوقات کوئلے کے بڑے بڑے ڈلوں کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ یہ ضرور تنے ہوں گے۔ کہیں کہیں کوئلے کے ٹکڑوں پر پتے کا نقش نمایاں نظر آتا ہے۔ کوئلہ میں کاربن بڑی مقدار میں موجود ہے اور یہ اعلیٰ درجہ کا ایندھن ثابت ہوا ہے اس لئے ہم اسے کاربنی چٹان بھی کہہ سکتے ہیں۔

تبدیل شدہ چٹانیں

بہت زیادہ دباؤ بے حد حرارت کی وجہ سے بعض چٹانوں کی شکل بالکل بدل جاتی ہے۔ اس قسم کی چٹانیں تبدیل شدہ چٹانیں کہلاتی ہیں۔ بعض تبدیل شدہ چٹانیں ایسی بھی ہیں جن کی صورت شکل بدلنے میں حرارت اور دباؤ دونوں

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہومیوڈاکٹر ساجدہ سلطانہ صاحبہ

اسکول فوبیا SCHOOL FOBIA

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ یہ کیا بلا ہے؟

دراصل یہ بچوں کی ایک ذہنی بیماری ہے جو صرف سکول جانے والے بچوں کو لاحق ہوتی ہے۔ آپ نے اکثر مشاہدہ کیا ہوگا کہ جیسے ہی سکول جانے کا وقت ہوا۔ سکول وین نے دروازے پر ہارن بجایا آپ کا منا اچانک پیٹ پکڑ کر زور زور سے بلبلانے لگا "ہائے میرے پیٹ میں درد ہے میں اسکول نہیں جاؤں گا"۔ بچہ پیٹ کو زور سے دبائے ہوئے ہے۔ چہرے پر انتہائی تکلیف کے آثار نمایاں ہیں اور بچے کی آنکھوں میں یہ فریاد کہ ایسی تکلیف کی حالت میں اسے اسکول نہ بھیجا جائے۔ آپ انتہائی فکر مند ہو جاتی ہیں اور وین والے سے کہتی ہیں منا بیمار ہے اور آج اسکول نہیں جائے گا۔ منا اطمینان کے ساتھ یہ الفاظ سنتا ہے۔ اور آرام سے بستہ رکھ کے بیڈ پر دراز ہو جاتا ہے۔ آدھے گھنٹے میں ہی منے کا پیٹ درد رفو چکر ہو جاتا ہے اور موصوف سارے گھر میں اودھم مچاتے پھر رہے ہیں۔

بس اس وقت سمجھ لیجئے کہ آپ کا منا اسکول فوبیا میں مبتلا ہے۔ دراصل یہ اسکول جانے والے بچوں کا ایک خوف ہے' اگرچہ اس خوف کا تعلق بچے کے ذہنی تناؤ اور نفسیات سے ہے لیکن اس کی علامات جسمانی طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔ لہٰذا اکثر بچے جو کسی نہ کسی وجہ سے اسکول سے خوف زدہ ہوتے ہیں۔ صبح آسانی اور خوشی کے ساتھ اسکول جانے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ کبھی ان کے سر میں درد ہے تو کبھی پیٹ میں بعض بہت حساس بچے تو ہر وقت سہمے سہمے رہتے ہیں۔

وجوہات

اسکول فوبیا کی کئی وجوہات ہیں مثلاً

1- سب سے بڑی وجہ جو بچوں کو اسکول سے متنفر کرنے کا باعث بنتی ہے۔ وہ اساتذہ کا رویہ ہے۔ سخت گیر اساتذہ جو بچوں کے معصوم ذہنوں کی تربیت مولا بخش سے کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

2- اسکول یا کلاس کے دیگر بچوں کا رویہ بھی آپ کے بچے پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی بدتمیز بچہ آپ کے بچے کے ساتھ مار پیٹ کرتا ہو۔ یا اس کی کتابیں پھاڑ دیتا ہو اور گھر آکر آپ اسے ڈانٹتے ہوں کہ ہر روز کتابیں پھاڑ لاتے ہو۔

3- کسی بیماری یا اور وجہ سے بچہ اگر زیادہ عرصہ سکول سے غیر حاضر رہے۔ اور اپنے باقی ساتھیوں سے تعلیمی میدان میں کمزور رہ جائے تو بھی وہ سکول جانے سے کتراتا ہے۔

4- رہائش یا اسکول کی تبدیلی بھی بچے پر بہت اثر انداز ہوتی ہے۔ کیونکہ اسکول کا نیا ماحول' نئے بچے' نئے اساتذہ یہ سب مل کر اسے اسکول فوبیا میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ بچے کو یہ خوف ہوتا ہے کہ پتہ نہیں نئے اسکول کے بچے اس کے دوست بنیں گے یا نہیں۔

5- ہوم ورک کی زیادتی بھی بچوں میں اسکول سے بھاگنے کا رجحان پیدا کرتی ہے۔ طاقت سے زیادہ ہوم ورک بچہ کر نہیں سکتا اور اگلے روز استاد کی مار سے ڈرتے ہوئے سکول جانے سے جی چراتا ہے۔ کبھی سر درد ہوتا ہے تو کبھی پیٹ درد کا بہانا بناتا ہے۔

6- پڑھائی میں کمزور بچے جن کو ہر روز کلاس میں سب بچوں کے سامنے استاد کی سرزنش کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اکثر اسکول فوبیا میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

7- آپ کا گھریلو ماحول بھی بچے میں اسکول فوبیا کو جنم دے سکتا ہے یعنی اگر آپ کا رویہ اپنے بچے کے ساتھ سخت ہے اور بہت معمولی باتوں پر آپ اسے سخت سرزنش کرتے ہیں جس کی وجہ سے بچہ احساس کمتری کا شکار ہے۔ تو اس کا اسکول فوبیا میں مبتلا ہو جانا لازمی ہے۔ کیونکہ پر اعتماد اور اچھے ماحول میں پرورش پانے والے بچوں میں اسکول کا ڈر بہت کم پایا جاتا ہے۔

کھوج لگائیں

اگر آپ کا بچہ اسکول فوبیا میں مبتلا ہے تو اسے آپ کی مدد کی سخت ضرورت ہے۔ آپ کی لاپرواہی بچے کی نہ صرف شخصیت پر برا اثر ڈالے گی بلکہ آپ کے بچے کا آئندہ کا شاندار تعلیمی کیریئر خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ لہٰذا اپنے بچے کی مثبت مدد کیجئے۔ مندرجہ بالا وجوہات میں سے کوئی نہ کوئی وجہ آپ کے بچوں میں اسکول فوبیا کی بنیاد ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ذمہ دار والدین کی حیثیت سے آپ ان وجوہات کا کھوج لگائیں۔ اور انہیں دور کر کے اپنے بچے کو اس خوف سے نجات دلائیں۔ اور اگر ضرورت پیش آئے تو بچے کو ماہر نفسیات کے پاس لے جائیں۔ اس کے اساتذہ سے ملیں۔ اس کی مشکلات اور تعلیمی مسائل پر توجہ دیں۔ گھر میں بچے کے ساتھ دوستانہ رویہ رکھیں تاکہ وہ اپنے تمام مسائل بلا جھجک آپ کے سامنے بیان کر سکے۔

بچے میں اسکول کا خوف ختم کرنے کے لئے آپ مندرجہ ذیل باتوں کو پیش نظر رکھ سکتے ہیں۔

1- سب سے پہلے اپنے گھر کے ماحول کا جائزہ لیں۔ اسے صحت مند اور بچے کے لئے معاون بنائیں۔

2- بچے کے اسکول کے ماحول کا جائزہ لیں۔ بچے کے اساتذہ اور ساتھی طالب علموں سے ملیں۔ ہو سکتا ہے سکول گندا ہو۔ اور بچے کو اس کا ماحول پسند نہ ہو۔ یا کوئی استاد سخت گیر ہو کوئی خود سر طالب علم آپ کے بچے کو مارتا ہو۔

3- چھوٹے بچے جو پہلی بار اسکول جائیں۔ کوشش کریں کہ اسکول میں اس کا پہلا دن خوشگوار ہو۔ میں نے ذاتی طور پر یہ مشاہدہ بطور ٹیچر کیا ہے کہ اسکول آنے والے بچے کو اگر خصوصی توجہ اور اس کا من پسند ماحول فراہم کیا جائے تو بچہ چند دن میں اساتذہ اور ساتھی طالب علموں سے مانوس ہو جاتا ہے۔

4- اسکول داخل کروانے سے پہلے ہی بچے کو اسکول کے بارے میں باتیں بتائیں اس سے بچے میں اسکول جانے کا شوق ابھرے گا۔ تاہم اسکول کے بارے میں بچے کو درست معلومات دیں۔ کوئی سبز باغ نہ دکھائیں۔ ورنہ بچہ جب دیکھے گا۔ کہ آپ کی بتائی ہوئی باتیں اسکول میں نہیں تو وہ اسکول جانے سے انکار کر دے گا۔

5- اگر بچہ اسکول جاتے جاتے اچانک سکول جانے سے کترانے لگے تو بچے کو ڈانٹ ڈپٹ کی بجائے ان وجوہات کا پتہ چلائیں جن کی وجہ سے بچہ اسکول جانے سے گریزاں ہے۔

6- سکول بھیجنے کے لئے بچوں کو کبھی کسی لالچ کا عادی نہ کریں مثلاً ٹافی' چاکلیٹ یا نقدی ورنہ جونہی یہ رشوت آپ بند کر دیں گے بچہ اسکول جانے سے انکار کر دے گا۔

7- تعلیمی لحاظ سے کمزور بچوں کو خود توجہ دیں اور ان کی تعلیمی کمزوری کو دور کریں۔

بچوں کی اکثریت کو اسکول فوبیا کے مرض سے نکالنے کے لئے جہاں ماں باپ ذمہ دار ہیں۔ وہاں میں اسکول انتظامیہ اور اساتذہ سے بھی ایک درخواست کروں گی۔ کہ وہ بچوں پر کتابوں کاپیوں کا بوجھ لادنے کی بجائے' ان کے معصوم ذہنوں میں علم داخل کریں۔ خدارا ان پر ہوم ورک کا اتنا بوجھ مت لادیئے کہ بچہ کھانا پینا' سونا جاگنا کھیلنا کودنا سب بھول جائے۔ اگر ہوم ورک کا مقصد بچے کی تعلیمی استعداد بڑھانا ہے تو ضرور دیں۔ لیکن صرف لکھ لکھ کر کاپیوں کے صفحے سیاہ کرنا ہیں۔ تو ہوم ورک کا کوئی فائدہ نہیں۔

بچہ قدرت کا سب سے حسین شاہکار ہے۔ اسے ہوم ورک کے انبار میں مت دبائیں۔ اسے خود اعتمادی کی دولت سے مالا مال کر کے اپنی صلاحیتوں کو ابھارنے کا موقع دیں۔

بقیہ صفحہ 4

پر تھکن نمایاں ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟"

عرض کیا۔ "سیدی! دراصل رات لائل پور میں مشاعرہ تھا۔ یہ تھکن رات بھر کی بیداری کا نتیجہ ہے ورنہ میں خدا کے فضل اور آپ کی دعاؤں کے طفیل بھلا چنگا ہوں۔ لیکن ایک دو باتوں کے بعد اسی پیار اور للک سے پھر فرمایا۔

"خدا معلوم۔ آج ہمارے ثاقب صاحب اتنے تھکے تھکے سے کیوں ہیں۔ اچھا ہم انہیں اپنے ہاتھ سے جوس پلاتے ہیں۔" (ہائے وہ رسیلی' پیاری اور پر اعتماد آواز اب بھی میری سماعت میں وہی رس گھول رہی ہے)

اتنا کہتے ہی اپنی علالت کو بالائے طاق رکھ کر اٹھے اور چھوٹے چھوٹے قدم بھرتے ہوئے الماری تک گئے۔ چابیوں کے گچھے میں سے خاص چابی نکالی۔ دروازہ کھولا۔ خادم کو آواز دے کر اندر سے بلایا اور جوس تیار کرنے کی اشیاء نکال کر حوالے کیں۔ "وہی کھلا کھلا سا کرتہ' ڈھلکی ڈھلکی شلوار' کھلا کھلا بھرا سا جسم" اس سارے عرصہ میں محبت سے معمور نگاہیں کنکھیوں سے ہم پر ضیا پاشی کر کے ہمارا اعزاز بڑھاتی رہیں۔ یہاں تک کہ وہ مبارک لمحہ آگیا اور ایک گداز اور مبارک ہاتھ میری طرف بڑھا اور میں نے ان بابرکت نگاہوں کی شہ پا کر وہ آب حیات بھرا گلاس حلق سے اتار کر اپنے رگ و ریشہ میں دوڑا لیا۔ وقت تھا کہ صبا رفتاری سے گذر رہا تھا۔ بالآخر ہماری ہی گذارش پر اجازت رخصت مرحمت ہوئی۔ وہی پر نور آغوش ایک بار پھر کھلی اور اس نے ایکدفعہ پھر اپنے عاصی کو اپنی برکتوں سے ڈھانپ لیا۔ اور یہ اسی بابرکت ملاقات کے خمار ہی کا نتیجہ تھا۔ شاید کہ میں اور چوہدری صاحب "البشریٰ" سے نکل کر لجنہ اماء اللہ کے ہال تک پہنچ جانے کے باوجود ایک دوسرے سے کوئی بات نہ کر سکے۔ بس ایک پر کیف و روح آفریں سی کیفیت دونوں کے دلوں پر طاری رہی جس نے زبانوں پر مہر سکوت لگائے رکھی مبادا اس حلاوت کا ذائقہ کسیلا ہو جائے۔ یقیناً

میں اس حسین یاد کو دل میں بساؤں گا
اک لازوال نقش محبت بناؤں گا

(حیات بشیر ص 210-211)

قبولیت دعا

مکرم شاہد احمد صاحب فرماتے ہیں کہ

"ایک دفعہ میرے والد محترم شدید طور پر بیمار ہو گئے۔ حتیٰ کہ حالت نازک ہو گئی میں گھبرا کر حضرت میاں صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوا۔ اس وقت گو آپ کی طبیعت ناساز تھی مگر آپ نے مجھے فوراً اندر بلا لیا۔ اور پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے اپنے والد صاحب کی شدید بیماری کا ذکر کیا۔ فرمایا

"وہ تو ہمارے پرانے آدمیوں میں سے ہیں۔ میں ان کے لئے دعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔"

آپ کے ان الفاظ سے مجھے بہت ہی تسلی ہو گئی۔ میں جب واپس آیا تو والد صاحب کی حالت سنبھل گئی تھی اور شام تک طبیعت بہت بہتر ہو گئی۔" (حیات بشیر ص 212)

بقیہ صفحہ 5

کا حصہ ہے۔

مثال کے طور پر گرم اور پگھلے ہوئے لاوے کے راستے میں جو چٹانیں آجاتی ہیں' بے حد حرارت کی وجہ سے ان کی صورت بالکل بدل جاتی ہے شیل ایک قسم کی نرم چٹان ہے جو حرارت اور دباؤ کی وجہ سے سلیٹ کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ چونے کا پتھر سنگ مرمر بن جاتا ہے اور کوئلہ گریفائٹ Ghraphite کا روپ دھار لیتا ہے اور تو اور ہیرا بھی اسی عمل کی بدولت عالم وجود میں آتا ہے۔ ورنہ اصل میں تو وہ کوئلہ تھا۔

(ماخوذ از زمین کے خزانے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم شفیق احمد صاحب کارکن دفتر الفضل (کمپیوٹر سیکشن) کے برادر نسبتی مکرم نعیم احمد عزیز صاحب محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ ولد مکرم محمد اکرم عزیز صاحب کارکن دفتر جلسہ سالانہ ربوہ کا نکاح عزیزہ مکرمہ امتہ الشافی صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب آف نوکوٹ ضلع میرپور خاص سندھ سے بعوض مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر 99-9-19 کو بیت الذکر میرپور خاص سندھ میں مکرم امتیاز احمد نوید صاحب مربی سلسلہ ٹنڈوالہ یار ضلع حیدر آباد نے بعد نماز مغرب پڑھا۔

مکرم نعیم احمد عزیز صاحب مکرم مولوی فیض احمد صاحب درویش قادیان کا نواسہ اور محترم حسین بخش صاحب مرحوم دارالعلوم غربی ربوہ کا پوتا ہے اور عزیزہ امتہ الشافی صاحبہ مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب مرحوم حیدر آباد کی نواسی ہے۔

مورخہ 99-9-18 کو بارات ربوہ سے میرپور خاص کے لئے روانہ ہوئی اور مورخہ 99-9-20 کو تقریب رخصتی منعقد ہوئی اس موقعہ پر مکرم شیخ مبشر احمد صاحب نے دعا کروائی۔

مورخہ 99-9-22 کو ربوہ میں بعد نماز عصر دفاتر انصاراللہ کے سبزہ زار لان میں دعوت ولیمہ بصورت مشروبات کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر سابق انچارج خلافت لائبریری مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم۔ اے نے دعا کروائی۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیرو برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد لکھتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر اسلم جہانگیری صاحب امیر ہزارہ گذشتہ چار ماہ سے بوجہ پیٹ درد بیمار ہیں۔ تمام ٹیسٹ کروانے کے بعد بھی تاحال بیماری کی تشخیص نہیں ہو پائی۔ کمزوری بہت ہے۔

ان کی صحت کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر دارالضیافت تحریر کرتے ہیں کہ مکرم بشیر احمد اختر صاحب کارکن دارالضیافت کا بروز ہفتہ 16۔ اکتوبر 1999ء فیصل آباد میں عزیز فاطمہ ہسپتال میں مکرم ڈاکٹر نفیس احمد صاحب سر کا اپریشن کریں گے۔ جو کافی پیچیدہ ہے احباب سے درخواست ہے کہ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

جامعہ نصرت ربوہ کی سالانہ دستکاری نمائش

○ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی سالانہ دستکاری نمائش 16۔ اکتوبر 1999 بروز ہفتہ صبح 10 بجے منعقد ہو رہی ہے۔ طالبات قدیم اور خواتین سے گذارش ہے کہ اس پروگرام میں شریک ہو کر اسے کامیاب بنائیں۔ بچوں کو بھی ہمراہ لائیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت برائے خواتین۔ ربوہ)

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈسپنسر کی آسامی

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈسپنسر کی ایک آسامی خالی ہے۔ ایسے احباب جو کوالیفائیڈ ڈسپنسر ہوں اور خدمت خلق کا جذبہ رکھتے ہوں۔ اپنی اسناد مع تجربہ کا سرٹیفکیٹ مورخہ 99-10-26 انٹرویو کے لئے ایڈمنسٹریٹر کے دفتر پہنچ جائیں۔

دوران سروس ان کو گریڈ کی ابتدائی تنخواہ ماہوار 3220-6-2020 اور مبلغ 1000/- روپے ماہوار گرانی الاؤنس ملے گا۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم لطیف احمد کاہلوں صاحب ناظم تشخیص جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

برادرم مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب گورایہ دارالعلوم غربی حلقہ صادق کی والدہ محترم عالم بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری عنایت اللہ صاحب آف 49/جنوبی سرگودھا مورخہ 99-10-4 کو بقضائے الٰہی بعمر 83 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اسی روز بیت مبارک میں بعد نماز عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور قبر تیار ہونے پر خاکسار نے دعا کروائی۔

مرحومہ بہت نیک اور اعلیٰ اخلاق کی مالک خاتون تھیں۔ مرحومہ نے دو بیٹے اور تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ججہ زعیم مجلس انصاراللہ گھنو کے ججہ ضلع سیالکوٹ مورخہ 99-10-5 جناح ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے ہیں وفات کے وقت عمر 65 سال تھی مرحوم کے پھیپھڑوں میں نقص تھا اور ایک ماہ سے زیر علاج تھے احباب سے مرحوم کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکی سینٹ کا سی ٹی بی ٹی کی توثیق سے انکار

امریکی سینٹ نے سی ٹی بی ٹی کی توثیق سے انکار کر دیا۔ صدر کلنٹن نے اس شکست پر مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ سینٹ نے 48 کے مقابلے میں 51 ووٹوں سے معاہدے کو مسترد کر دیا۔ اس معاہدے کی توثیق کیلئے 67 سینیٹروں کی حمایت کی ضرورت تھی۔ جاپان نے کہا ہے کہ امریکی سینٹ کے اس فیصلے سے تخفیف اسلحہ کی کوششوں کو نقصان پہنچا ہے۔ صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ ہم ایٹمی تجربات نہ کرنے کی پالیسی جاری رکھیں گے۔ انہوں نے دنیا بھر کے ممالک سے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے اور اس کی توثیق کرنے کی اپیل کی۔ چین نے بھی اس پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ امریکی ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ تاریخی غلطی ہے۔

طویل کابینہ

بھارتی وزیراعظم نے 70-ارکان پر مشتمل جو کابینہ تشکیل دی ہے۔ اس پر بھارتی پریس نے تنقید کی ہے۔ اور کہا ہے کہ وزیراعظم کا ڈاؤن سائزنگ کا وعدہ دھرے کا دھرا رہ گیا۔ ایک اخبار نے لکھا ہے کہ پہلا قدم ہی غلط اٹھایا گیا ہے۔ واجپائی نے اپنی کابینہ میں این ڈی اے کی دس اتحادی جماعتوں کو نمائندگی دی ہے۔

پاکستان ایٹمی ہتھیار برآمد کر سکتا ہے

جاپانی اخبارات نے لکھا ہے کہ پاکستان دیوالیہ ہونے سے بچنے کیلئے ایٹمی ہتھیار برآمد کر سکتا ہے۔ ان اخبارات نے کہا ہے کہ ٹوکیو حکومت سویلین اقتدار اور جمہوریت کی بحالی کیلئے معاشی اثر رسوخ استعمال کرے۔

12-غیر قانونی بستیاں گرانے پر اتفاق

اسرائیلی وزیراعظم اور یہودی آبادکاروں کے درمیان 12 غیر قانونی بستیاں گرانے پر اتفاق رائے کر لیا گیا ہے۔ ایہود بارک نے یہ اعلان یہودی آبادکاروں کے لیڈروں سے ملاقات کے بعد کیا۔

چیچنیا میں شدید لڑائی

چیچنیا میں دارالحکومت گروزنی کے مغرب میں ضلع گوراسکی کے گردونواح میں روسی فوجوں اور چیچن جانبازوں کے درمیان شدید لڑائی چھڑ گئی ہے۔ روسی فوج گروزنی سے 60 کلومیٹر مغرب میں چیچنیا کے زیر کنٹرول علاقے میں شدید گولہ باری کر رہی ہے۔ روسی ہیلی کاپٹر بھی چیچنیا کی پوزیشنوں پر بمباری کر رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ چیچنیا کی فوج نے بعض علاقے واپس لے لئے ہیں۔

بھارت مذاکرات کرے

بھارت مسئلہ کشمیر پر بڑی جنگ ٹالنے کیلئے مذاکرات کرے۔ نیویارک ٹائمز نے بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی پر زور دیا ہے کہ علاقائی کشیدگی کم کرنے کے اقدامات کئے جائیں۔ واشنگٹن پوسٹ نے کہا ہے کہ ذات اور مذہب کی بنیاد پر لوگوں کی حفاظت کیلئے سنجیدہ اقدامات کئے جائیں۔

نیشنل کانفرنس کو شامل کرنے سے انکار

بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے مقبوضہ کشمیر کی نیشنل کانفرنس کو اپنی حکومت میں شامل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ حالیہ انتخابات کے فوراً بعد ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے واجپائی کے اتحاد کی حمایت کا اعلان کیا تھا۔

بھارتی فوج کی نقل و حرکت میں اضافہ

پاکستان میں نواز حکومت کی برطرفی کے بعد سرحدی علاقوں میں بھارتی فوج کی نقل و حرکت میں اضافہ ہو جانے کی وجہ سے سرحدی علاقوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ لوگوں نے نقل مکانی شروع کر دی ہے۔ رائٹر کی رپورٹ کے مطابق سرحد پر فوجی ٹرکوں کی بڑے پیمانے پر نقل و حرکت ہو رہی ہے۔

قتل عام کی تردید

اقوام متحدہ نے مشرقی تیمور میں قتل عام کی تردید کر دی ہے۔ انڈونیشیا کے حامی ملیشیا گروپوں کی جانب سے عام شہریوں کے وسیع پیمانے پر قتل عام کی خبروں میں کوئی صداقت نہیں۔ ایسے واقعات کے کوئی نشانات نہیں ملے۔ اجتماعی قبروں سے صرف دو تین لاشیں برآمد ہوئیں۔ آزادی پسند اور مخالف گروپوں میں ہونے والی لڑائی میں قتل ہونے والوں کی تعداد چند سو ہے۔

اقوام متحدہ کی ناکامی

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ بوسنیا میں قتل عام روکنے میں ناکام رہی۔ بوسنیا کی لڑائی کے دوران لاکھوں افراد ہلاک اور آدھے سے زیادہ بوسنیائی باشندے بے گھر ہو گئے ہیں۔ اپنے کوسووو کے دورے کے دوران انہوں نے اعتراف کیا کہ اقوام متحدہ کوسووو میں بھی امن قائم نہیں رکھ سکی اور قتل و غارت نہیں رکوا سکی۔ گذشتہ 18 ماہ میں سربوں نے 10-ہزار افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ یہ لڑائی یوگوسلاویہ پر نیٹو کی طویل بمباری کے بعد بند ہوئی۔

150-مزید فلسطینیوں کی رہائی

اسرائیل نے 150-مزید فلسطینیوں کی رہائی کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اسرائیل کے وزیراعظم ایہود بارک کے ترجمان نے گزشتہ روز بتایا کہ اسرائیل اور فلسطین اس بارہ میں اصولی سمجھوتے پر پہنچ چکے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

جنرل مشرف نے ایمرجنسی لگا کر اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لیا

آئین کی جن شقوں پر ممکن ہوا عمل ہوگا۔ اسمبلیاں اور سپیکر معطل

وزیراعظم، تمام وزرائے اعلیٰ، گورنر اور تمام وفاقی صوبائی وزیر مشیر برخاست

جنرل مشرف ملک کے چیف ایگزیکٹو

جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کے چیئرمین اور پاک آرمی کے چیف آف سٹاف جنرل پرویز مشرف نے ایک حکم کے ذریعے ملک میں ایمرجنسی نافذ کردی ہے اور اس کے تحت حاصل شدہ اختیارات کے تحت وہ ملک کے چیف ایگزیکٹو بن گئے ہیں۔ پاک فوج کے کور کمانڈروں کے فیصلے کے مطابق جنرل مشرف نے ایمرجنسی کا اعلان کیا ہے۔ اس کے تحت آئین کو التوا میں ڈال دیا گیا تاہم آئین کی جن شقوں پر عمل درآمد ممکن ہوا ان پر عمل جاری رہے گا۔ اور آئین کی ایسی شقیں التوا میں رہیں گی جو موجودہ سیٹ اپ سے ٹکراتی ہونگی۔ قومی اسمبلی اور تمام اسمبلیاں اور ان کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر معطل رہیں گے۔ پورا ملک مسلح افواج کے کنٹرول میں رہے گا اور تمام اختیارات جنرل پرویز مشرف کو حاصل ہونگے۔

عبوری آئینی حکم

حکومت نے عبوری آئینی حکم 1999ء جاری کیا جو فوری طور پر نافذ ہوگا اور پورے ملک پر اس کا اطلاق ہوگا۔ عدالتیں اپنے کام اپنے دائرہ کار میں کرتی رہیں گی۔ سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ چیف ایگزیکٹو یا اسکی اتھارٹی کے خلاف کوئی فیصلہ یا کوئی حکم جاری نہیں کرسکیں گی۔

چیف جسٹس سے ملاقات

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے گزشتہ روز سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سے ملاقات کی۔ اور آئینی بحران پر ان سے تبادلہ خیال کیا۔

کمرشل بنکوں کے سربراہوں سے ملاقات

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے گزشتہ روز ملک کے کمرشل بنکوں کے سربراہوں سے ملاقات کی۔ اور ان کو بتایا کہ انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ کا پروگرام جاری رہے گا۔ پاکستان انشاء اللہ کسی قرضے میں نادہندہ نہیں ہوگا۔ تمام ادائیگیاں بروقت کی جائیں گی۔

احتساب

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ملک میں بڑے پیمانے پر احتساب کیا جائے گا۔

جمہوریت ہر صورت برقرار رہے گی

پاک فوج کے ترجمان بریگیڈئر راشد قریشی نے کہا ہے کہ جمہوریت ہر صورت برقرار رہے گی۔ ذاتی انتقام نہیں لیں گے۔ آزادی صحافت کے حامی ہیں۔ عوام کو حقائق بتاتے رہیں گے۔ جنرل مشرف کی جان بچانے کیلئے مجبوراً اقدام کرنا پڑا۔

پارلیمنٹ کی بلڈنگ سیل کردی گئی

جمعرات کے روز پاک فوج نے پارلیمنٹ کو خالی کرواکر سیل کردیا ہے۔ جمعرات کو قومی اسمبلی و سینٹ کا عملہ معمول کے مطابق اپنے دفتر میں آیا لیکن ڈیڑھ بجے انہیں حکم دیا گیا کہ پارلیمنٹ ہاؤس کی عمارت فوری طور پر خالی کردی جائے۔ لہٰذا تمام دفاتر عجلت میں خالی کردیئے گئے۔ سرکاری بسوں نے تمام عملہ کو بٹھا کر ان کے گھروں میں پہنچادیا۔ جس کے بعد پارلیمنٹ ہاؤس کو سیل کردیا گیا اور باہر فوج کا پہرہ لگادیا گیا۔

سٹاک مارکیٹ کریش ہوگئی

ملک کی غیر مستحکم سیاسی صورت حال کی وجہ سے سٹاک مارکیٹ کریش ہوگئی۔ 20-ارب سے زائد کا نقصان ہوا۔ انڈکس میں 52ء92 پوائنٹس کی کمی ہوگئی۔

100-نادہندگان گرفتار

فوج نے 100 کے قریب نادہندگان کو گرفتار کرلیا ہے۔ سٹیٹ بنک اور دیگر مالیاتی اداروں کی طرف سے جاری کردہ فہرستوں کی روشنی میں دو ہزار نادہندگان کو گرفتار کیا جائے گا۔ نادہندگان سے ایک کھرب ڈالر کی وصولیاں کی جائیں گی۔ یہ وصولیاں کرکے آئی ایم ایف اور عالمی بنک کی قسطیں ادا کی جائیں گی۔

نواز شریف کے حق میں پہلا مظاہرہ

سابق وزیراعظم نواز شریف کے حق میں مسلم لیگ نے پہلا مظاہرہ کراچی میں کیا۔ کارکن ریگل چوک میں پہنچے تو پولیس نے فوراً گرفتاریاں شروع کردیں اور مزاحمت پر لاٹھی چارج کیا۔ مظاہرین نواز شریف کو رہا کرو کے نعرے لگاتے رہے۔

جنرل مشرف یقین دہانی کرائیں

سابق وزیراعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں جنرل پرویز مشرف کی یقین

ربوہ: 15 اکتوبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت ؟؟ درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ؟؟ درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 16-اکتوبر۔ غروب آفتاب۔ 5-38
اتوار 17-اکتوبر۔ طلوع فجر۔ 4-49
اتوار 17-اکتوبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-11

دہانی پر وطن آسکتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ آرمی چیف سے کہنا چاہتی ہوں کہ لوگ کہیں گے کہ جرنل صاحب سیاستدانوں کی صفائی کردیں۔ یہ لوگ آپ کے کندھے پر رکھ کر بندوق چلانا چاہتے ہیں مسلح افواج بنیاد پرستوں کو مسترد کرکے عوام سے بات کرے۔

غیر ملکی کرنسی کے کاروبار پر پابندی

سٹیٹ بنک نے ایک سرکلر جاری کیا ہے جس کے تحت ملک میں غیر ملکی کرنسی کے کاروبار پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔ رقوم کی بیرون ملک منتقلی پر بھی پابندی ہوگی۔ ناگزیر حالات میں سٹیٹ بنک سے پیشگی اجازت حاصل کرنا لازمی ہوگی۔

نواز شریف لاہور منتقل

غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق سابق وزیراعظم نواز شریف کو لاہور منتقل کردیا گیا ہے۔

پاکستان نے ویسٹ انڈیز کو ہرادیا

شارجہ میں سہ ملکی کرکٹ ٹورنامنٹ میں پاکستان نے ویسٹ انڈیز کو 130 رنز سے ہرادیا۔ پاکستان نے پہلے کھیلتے ہوئے 260 رنز بنائے تھے۔

امریکی سفیر کو اسلام آباد پہنچنے کا حکم

امریکی حکومت نے اپنے سفیر متعینہ پاکستان کی چھٹیاں منسوخ کرکے اسے فوراً اسلام آباد پہنچنے کا حکم دیا ہے۔ صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ پاکستانی فوج جلد از جلد بیرکوں میں واپس جائے۔ پاکستان کے مفاد میں ہے کہ وہ جمہوریت کی پٹڑی پر دوبارہ چڑھ جائے۔ انہوں نے کہا کہ فوجی ایکشن ایک دھچکا ہے۔ جنوبی ایشیا میں امن واستحکام برقرار رکھنے کیلئے تمام متعلقہ ممالک سے رابطہ ہے۔ امریکی سفیر ولیم بی میلام صدر کلنٹن کی ہدایت ملتے ہی پاکستان کیلئے روانہ ہو گئے۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ وہ اسلام آباد میں فوجی قیادت سے مل کر ان کا لائحہ عمل معلوم کرکے جمہوری نظام کیلئے دباؤ ڈالیں گے کینیڈا نے بھی دھمکی دی ہے کہ اگر پاکستان میں جمہوری نظام بحال نہ ہوا تو وہ دنیا میں تنہا رہ جائے گا۔

اب نئی ورائٹی کے ساتھ
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ 04524-213158
FAX: 0092-4524-213158
پروپرائٹر: غلام سرور طاہر اینڈ سنز (آف شیخوپورہ)

اللہ شافی — چھوٹے قد کا علاج — اللہ شافی
تین سے بیس سال تک کے بچوں کے قد
بڑھانے کا دوماہ کا مکمل اور کامیاب ترین علاج
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گول بازار ربوہ فون۔ 212399

مکان برائے فروخت
مکان برقبہ 10 مرلہ 4 کمرے پختہ ایک عدد باورچی خانہ۔ اٹیچ باتھ، پانی وبجلی کی سہولیات میسر ہیں۔ رابطہ کیلئے۔ رشید احمد
فون 211149

تمام ورائٹی بے بی سائیکل اور نئے سائیکل دستیاب ہیں۔ نیز جھولا، پنگھوڑا، واکر، بچہ سائیکل اور پرام
نور سائیکل ورکس
چوک یادگار۔ ربوہ فون 999
پروپرائٹر۔ عبدالنور ناصر

سنگ مرمر کی اعلیٰ اور نمبرون کوالٹی میں خوبصورت اور پائیدار کتبے، سنگ بنیاد وافتتاح نیم پلیٹس بنوانے اور ماربل میں دیگر تمام کاموں کیلئے تشریف لاکر ضرور آزمائیں۔
ریٹ مناسب — کام معیاری اور حسب وعدہ
نیز اپنی کوٹھیوں کے فرنٹ کی تزئین۔ کچن، سیڑھی اور باتھ روم کی آرائش وزیبائش کے لئے من پسند ٹائلز اور ماربل سلیب لاہور اور اسلام آباد کی بجائے اپنے شہر ربوہ ہی سے انہی نرخوں پر خرید فرمائیں۔
نزد دفاتر انصاراللہ یادگار روڈ ربوہ
رفیق ماربل ڈیزائنر
فون دکان 789 گھر 212891

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61